رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | فون نمبر ۴۴۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | جمعرات ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ ۱۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۳ اخاء / اکتوبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"صحت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی صحت بلڈ پریشر اور گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالیٰ کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین ؛

احادیث نبویؐ کی روشنی میں کھانے پینے کے آداب

اکٹھے مل کر اللہ کا نام لے کر کھایا کرو تو برکت ہوگی

پینے سے پہلے اللہ کا نام لو اور پی چکو تو شکر ادا کرو اور تین دفعہ سانس لے کر پیا کرو

۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپؐ کو پسند ہوتا تو تناول فرما لیتے اگر ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔ (بخاری)

۲۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے گھر والوں سے روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے لازمہ طلب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سرکہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ آپؐ نے طلب فرمایا اور کھانے لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ سرکہ بھی کیا عمدہ لازمہ ہے، سرکہ بھی کیا عمدہ لازمہ ہے۔ (مسلم)

۳۔ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو کسی دعوت پر بلایا جائے تو قبول کرے۔ اگر روزہ رکھا ہوا ہے تو وہاں پر دعا ہی کرلے اور اگر بے روزہ ہے تو کھانے میں شریک ہو۔ (مسلم)

۴۔ حضرت وحشی بن حربؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ آپؐ کے پاس حاضر ہوئے عرض کیا کہ ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے آپؐ نے فرمایا کہ شاید تم الگ الگ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اکٹھے مل کر اللہ کا نام لیکر کھایا کرو تو کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

۵۔ حضرت وہبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا کرتا (بخاری)

چوہدری نصیر احمد صاحب مالک الائیڈ سائنٹیفک سٹور لاہور بیمار ہیں بینائی متاثر ہو رہی ہے احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۱ء کو مکرم فاروق احمد خان صاحب ابن محترم میاں عباس احمد خان صاحب کے ہاں تیسری بچی تولد ہوئی ہے۔ یہ بچی حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی پڑپوتی اور مکرم ملک عمر صاحب کھوکھر مرحوم آف ملتان کی نواسی ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ولادت کو دونوں خاندانوں کے لیے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور نومولودہ کو صحت و عافیت کیساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرکے اسے والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا کے نئے مرکزی مشن کا افتتاح عمل میں آگیا!

پانچ لاکھ سیڈی کی لاگت سے تعمیر ہونیوالے اس مشن کا سنگ بنیاد حضور ایدہ اللہ نے گذشتہ سال رکھا تھا

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ گھانا کے نو تعمیر شدہ مرکزی مشن ہاؤس کا افتتاح عمل میں آگیا۔ پانچ لاکھ سیڈی (قریباً ۲۰ لاکھ پاکستانی روپے) کی لاگت سے تعمیر ہونے والا یہ مشن ہاؤس جماعت احمدیہ گھانا کے نیشنل ہیڈ کوارٹر کمپلیکس کا پہلا حصہ ہے

گھانا کے امیر اور مشنری انچارج مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ اس مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ۱۹۸۰ء کے تاریخی دورۂ افریقہ کے دوران اکرا میں رکھا تھا تقریب افتتاح میں بڑی تعداد میں احمدی احباب پیرامائونٹ چیفس اور دیگر شہریوں نے شرکت کی۔ اخبارات ریڈیو اور ٹی وی نے نمایاں طور پر اس کارروائی کی خبریں دیں۔ مکرم امیر صاحب نے تار کے آخیر میں احباب کرام سے دعاؤں کی خاص درخواست کی ہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تار کی آمد پر اپنی خوشنودی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل الفاظ رقم فرمائے ہیں۔

"WITH A THOUSAND AND ONE CONGRATULATIONS AND PRAYERS I JOIN YOU IN THE GREAT BLESSINGS OF ALLAH."

ترجمہ: ہزاروں ہزار مبارکبادوں اور دعاؤں کے ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم فضل و احسان پر اظہار تشکر میں آپ کے ساتھ شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل غانا کو اس نئے ہیڈ کوارٹر سے بہتر طور پر استفادہ کرنے کی توفیق دے۔ اس مرکز کو توحید حقیقی اور رسالت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی اشاعت کا ذریعہ بنائے اور باشندگان غانا کو راہ ہدایت کی طرف لانے کا موجب ہو آمین ؛

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۱۵ اخاء ۱۳۶۰ ہش

دلوں کی نابینائی کو دُور کرنے والی مسیحائی

ہم گزشتہ شمارہ میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ جب انسانوں میں ایک ہمہ گیر فساد و بگاڑ کی کیفیت پیدا ہو کر پورے معاشرہ کو فساد کی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو ایک ایک خرابی کی الگ الگ اصلاح کی کوششیں کامیاب نہیں ہوا کرتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فساد و بگاڑ کی یہ کیفیت دلوں کے بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اصل خرابی دلوں کے اندر پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ (الحج آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہو جاتے ہیں۔

اسی لئے جب تک دلوں کی نابینائی دور نہ ہو لوگوں کی اخلاقی حالت درست نہیں ہوتی اور جب لوگوں کی اخلاقی حالت درست ہونے کا سامان نہ ہو تو معاشرہ کیسے سدھر سکتا ہے۔ اندریں صورت اصل ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ دلوں کی اصلاح کی جائے۔ اسی لئے مامورین الٰہی دنیا میں آکر اصل اور بنیادی کام ہی یہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے دل موہ لینے والے عملی نمونے اور اپنی خداداد قوت قدسیہ کی مدد سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ اور کامل یقین پیدا کر کے ان کے دل بدل دیتے ہیں جس کی وجہ سے دلوں کی نابینائی جاتی رہتی ہے۔ دلوں کے بدلنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان سے گناہوں کی بجائے نیکیاں سرزد ہونے لگتی ہیں۔ اس طرح انسانی کردار کے ہر گوشہ کے اصلاح پذیر ہونے کے باعث معاشرہ خود بخود سدھر جاتا ہے۔

ہمہ گیر فساد و بگاڑ کے اس آخری زمانہ میں بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس کی بعثت کی بھی یہی غرض تھی کہ آپ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت کاملہ پر زندہ ایمان پیدا کر کے لوگوں کے دل بدل دیں تاکہ گناہوں سے نفرت پیدا ہونے کے نتیجہ میں ان سے نیکیاں سرزد ہونے لگیں اور انسانی کردار کا ہر پہلو از خود اصلاح پذیر ہوتا چلا جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کی علت غائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری بعثت کی علت غائی یہی ہے کہ رستہ منزل جاناں کے بھولے بھٹکوں، دل کے اندھوں، جذام ضلالت کے مبتلاؤں، ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے کور باطنوں کو صراط مستقیم پر چلا کر وصال ذات ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے اور عرفان الٰہی کے اس نقطۂ انتہاء تک ان کو پہنچایا جاوے تاکہ ان کو حیات ابدی اور راحت دائمی نصیب ہو اور وہ جوار رحمت ایزدی میں جگہ لے کر مست و سرشار رہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۸۹)

آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے اسے یہ بشارت دی کہ جو لوگ دل کی نابینائی کا علاج کرا کے اپنی ہستی پر انقلاب لانے کے متمنی ہیں وہ ضرور صحت یاب ہوں گے بشرطیکہ وہ آپ کی تریاقی صحبت میں رہ کر زندہ خدا کے زندہ نشانات مشاہدہ کریں اور وصال ذات ذوالجلال اور دیدار الٰہی سے مشرف ہوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ اس وقت آسمان باتیں کر رہا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ زمین کے رہنے والوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جس طرح ہر ایک بادشاہ طبعاً چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو اسی طرح منشاء الٰہی یونہی ہو رہا ہے کہ اس کی عظمت و جبروت کا اہل دنیا کو علم ہو اور وہ خدا جو پوشیدہ ہو رہا ہے دنیا پر اپنا ظہور دکھائے اس لئے اس نے اپنا ایک مامور بھیجا ہے تاکہ دنیا کا جذام جاتا رہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۵)

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جو بھی آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوا اور جسے بھی آپ کی تریاقی صحبت اور خداداد قوت قدسیہ سے فیض یاب ہونے کا موقعہ ملا اس کا دل بدل گیا اور اس کی ہستی پر انقلاب وارد ہوئے بغیر نہ رہا۔ یہاں تک کہ وہ دنیا کو ایک نیا انسان نظر آنے لگا۔ لوگوں کی زندگیوں میں رونما ہونے والے اس انقلاب کو مشاہدہ کر کے دنیا حیرت کا اظہار کئے بغیر نہ رہی اور ان لوگوں نے بھی جو آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل نہ ہوئے تھے یہ گواہی دی کہ واقعی آپ کی راہ نمائی نے مردہ دلوں کو از سر نو زندہ کر کے مسیحائی کا نمونہ پیش کر دکھایا ہے۔ چنانچہ آپ کے وصال پر شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب نے اپنے رسالہ "تہذیب نسواں" لاہور میں جس کے وہ خود ہی ایڈیٹر تھے اس گواہی کا حق ان الفاظ میں ادا کیا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں منصباً مسیح موعود نہیں مانتے تھے لیکن ان کی ہدایت و راہ نمائی مردہ دلوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

(تاثرات قادیان صفحہ ۱۲۷)

اسی طرح رسالہ "دلگیل" امرتسر نے جو ان دنوں مولانا ابوالکلام آزاد کی زیر ادارت شائع ہوتا تھا سیدنا حضرت اقدس کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب عظیم کا نہایت پُرشوکت اور مؤثر انداز میں ذکر کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں ان زوردار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا:۔

"وہ شخص، بہت بڑا شخص، جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو، وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا، جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو ٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں، وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا، جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا، خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ ... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا تمدنی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب کر کے دکھا جاتے ہیں۔"

(تاثرات قادیان صفحہ ۱۲۰)

وہ شخص، بہت بڑا شخص آج بھی مذہبی دنیا کے لئے زلزلہ اور طوفان بنا ہوا ہے، وہ آج بھی شور قیامت ہو کر اکناف عالم میں خفتگان خواب ہستی کو بیدار کر رہا ہے اس کا لایا ہوا انقلاب چار دانگ عالم میں وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ و کینیڈا، کیا ایشیا اور کیا افریقہ الغرض چار دانگ عالم میں اس کی مسیحائی مردہ دلوں کو از سر نو زندہ کر رہی ہے، دلوں کی نابینائی دور ہو رہی ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم میں دلوں کے اندھے، جذام ضلالت کے مبتلا، ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والے کور باطن اس کی مسیحائی کے نتیجہ میں صراط مستقیم کی طرف کھچے چلے آ رہے ہیں اور وصال ذات ذوالجلال کا شیریں جام پی کر عرفان الٰہی کے نقطۂ انتہاء کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور فی زمانہ اپنی بے مثال قربانیوں کے ذریعہ اس امر میں کوشاں ہیں کہ انہیں حیات ابدی اور رحمت دائمی نصیب ہو اور وہ جوار رحمت ایزدی میں جگہ لیکر مست و سرشار رہیں۔

یہ انقلاب عظیم وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا آ رہا ہے اور ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ یہ پورے کرہ ارض پر محیط ہو کر تمام نوع انسانی کو امت واحدہ بنا کر کھائے گا۔ پندرھویں صدی غلبۂ حق کی بشارتیں لیکر طلوع ہو چکی ہے۔ اس کے ختم ہونے سے پہلے پہلے یہ انقلاب عظیم اپنے کمال کو پہنچنے والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیش و عشرت ہی زندگی کا مقصد نہیں

مکرمہ سیدہ سائرہ انجم صاحبہ بنت سید غلام محمد شاہ صاحب ——— فیصل آباد

ارشادِ ربی ہے۔

الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۙ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ ۚ کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ۝

(الھمزۃ)

جو مال کو جمع کرتا ہے اور اس کو شمار کرتا رہتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اُس کا مال اس (کے نام) کو باقی رکھے گا۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا کہ اس کا خیال ہے بلکہ) وہ یقیناً (اپنے مال سمیت) حطمہ میں پھینکا جائے گا۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

دنیا کیا چیز ہے؟ دنیا کے معنی ہیں غافل ہو جانا۔ اثاثہ دولت، خاندان اولاد اور بیوی کا نام دنیا نہیں ہے جس مال کو تم اپنے پاس رکھو تو یہ بات بھی اچھی طرح یاد رکھو کہ رسول اللہؐ کا ارشاد ہے کہ نیک آدمی کے لئے مال اچھی چیز ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگار اور مالدار بندے کو دوست رکھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ مال کی جگہ دل میں نہ ہو۔ دیکھو پانی کشتی کے اندر آجاتا ہے تو کشتی تباہ ہو جاتی ہے۔ اور پانی کشتی کے نیچے ہوتا ہے تو اس سے تیرنے میں مدد ملتی ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ آپؒ نے فرمایا:۔

یاد رکھو ضعیف الاعتقادی بُری چیز ہے اس سے محض کھانے کھانے کے ڈھنگ پیدا ہوتے ہیں۔ توکل سے بہتر رزق کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ بھلا خدا کے آگے گردن جھکانے سے زیادہ پسندیدہ بات اور کون سی ہو سکتی ہے جن لوگوں کو توکل کی توفیق نہیں ہوتی وہ ایک مصیبت سے بھاگنا چاہتے ہیں تو دوسری مصیبت میں پھنس جاتے ہیں اُن کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص سانپ کے ڈر سے بھاگ رہا ہے اور وہ اژدھے کے منہ میں آجاتا ہے۔

یعنی انسان کو ہر حال میں خدا تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہیئے۔ وہ قادر کریم ہے۔ تمام قدرت اسی کی ہتھیلی پر سیماب کی طرح لرزاں ہے کوئی شئے اس کی دسترس سے باہر نہیں اس کی ذات کریمہ ہر قسم کے ضعف و عجز سے پاک ہے جو بات ہمارے خیال میں بے انتہا عجیب اور ناممکن ہوتی ہے اور ہماری ناقص عقلیں بے حد مستبعد سمجھتی ہیں خدا کی قدرت اور مشیّت کے سامنے وہ کچھ بھی نہیں۔

ارشاد ربی ہے۔

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ

(الشوریٰ)

آسمانوں کی کنجیاں بھی اس کے ہاتھ میں ہیں۔ اور زمین کی بھی۔ وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں فراخی کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں) تنگی کر دیتا ہے۔ وہ ہر ایک امر کو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔

انسان کا رزق خدا تعالیٰ ہے وہ جسے چاہتا ہے رزق زیادہ دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں کمی کر دیتا ہے۔

درحقیقت انسان کی یہ بڑی غلطی ہے کہ وہ حصولِ رزق کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دے۔ اور جائز ناجائز طریق سے دولت مند بننے کی کوشش کرے حصول رزق کے لئے کوشش کرنے کے بارے میں حضرت عمر فاروقؓ کا قول ہے کہ:۔

"کسی کو یہ زیبا نہیں کہ وہ رزق تلاش کرنے کی بجائے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ جائے۔ اور دعا کرے کہ اے اللہ مجھے رزق دے تمہیں معلوم ہے کہ آسمان سے سونا اور چاندی نہیں برستا۔

بلاشبہ رزق اور دنیوی آسائشوں کا حصول یا ان سے متمتع ہونا ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ مگر مقصد تو یہ ہے کہ انسان ان دنیوی نعمتوں کے حصول میں اس درجہ مستغرق نہ ہو جائے کہ وہ فلاحِ آخرت کو فراموش کر بیٹھے اور اگر وہ فلاحِ آخرت کو مطمعِ نظر بنا کر اعمالِ صالحہ بجا لائے اور حلالِ رزق کے لئے کوشاں ہو تو اس میں چنداں مضائقہ نہیں اور خدا کی ناراضگی کا سبب بھی نہیں بنتا حصولِ رزق کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا نظام واضح ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔

"کوئی جاندار مر نہیں سکتا۔ جب تک اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرے اس لئے تم طلبِ رزق میں اختصار کرو اور رزق کی تاخیر تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم رزق کو گناہ کے ذریعے (یعنی حرام ذرائع سے) حاصل کرو۔ جو رزق اللہ کے پاس ہے وہ اطاعت سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے"

لیکن انتہائی افسوس اور قلق تو اس بات کا ہے کہ آج مسلمان اپنے رسولؐ کی بتائی ہوئی راہوں کو چھوڑ چکا ہے۔ حالانکہ خدا کے احکام اور سُنّتِ رسول اللہؐ کی پابندی ہی میں ہر انسان کی دینی اور دنیاوی فلاح کا راز مضمر ہے۔ اگر ہم ایک ناقد کی حیثیت سے اپنے اردگرد نگاہ ڈالیں تو یہ بات عیاں ہو گی کہ آج کے دور میں ہر انسان کی بڑی خواہش مال و دولت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا ہے۔ ہر کوئی چیونٹیوں کی طرح دن رات اپنے گھروندے تعمیر کرنے اور رزق اکٹھا کرنے کی فکر میں ہے عالیشان مکان بنانے اور دنیا کی ہر آسائش اکٹھی کرنے کے لئے وہ لاکھوں کروڑوں روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیوی زینتوں اور آسائشوں کے بہت گرویدہ ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح یہ مادی آسائشیں حاصل کر کے راحت و آرام کی زندگی گزاریں۔ حالانکہ نادان! یہ نہیں سمجھتے کہ راحت، سکون اور آسائش اس دنیا میں نہیں بلکہ جنت الفردوس میں ہے جہاں صرف پرہیزگار متقی اور نیک انسان جائیں گے۔ مگر انسان دنیا پرست بدنصیب روزِ آخرت سے بے خبر اس دنیا کو دائمی ٹھکانہ سمجھ کر اسے پانے کے لئے کوشاں رہتا ہے ایسے لوگ تو دنیا خریدنے کے لئے بڑی بڑی رقمیں قرض لے کر اپنی جان کو روگ لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح ناجائز دولت والوں کو یہ خدشہ بھی دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں یہ دولت، ضائع نہ ہو جائے۔ جاہ و حشمت کی بلندی کے ساتھ تنزل کا خدشہ بھی انہیں پریشان رکھتا ہے۔ حرام رزق اور بے جا مصروفیت کے باعث اکثر لوگ ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، اعصاب شکنی، امراضِ قلب اور بے خوابی جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں دولت کے انبار اُن کی خانگی زندگی کو پُرسکون بنانے کی بجائے بے چینی اور عدم سکون سے بھر دیتے ہیں۔

بلاشبہ دولت ایک بہترین خادم اور بدترین دشمن ہے۔

چنانچہ ایسے عیش پرست لوگوں کے بارے میں جو بے مقصد اور فضول اشیاء پر ہزاروں روپیہ ضائع کرتے اور قرض کے ناقابلِ برداشت بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ فرینکلن نے اپنی سوانح عمری میں لکھا ہے:۔

"میں سات برس کا تھا۔ میں نے بہت دنوں کے بعد کچھ پیسے جمع کئے انہی دنوں ایک لڑکا سیٹی بجاتا ہوا نظر آیا۔ سیٹی مجھے بہت پسند آئی۔ میں نے جمع کئے ہوئے تمام پیسے دے کر سیٹی خرید لی اور بہت خوش ہوا۔ گھر آکر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اصل قیمت سے چار گنا، دام خرچ کئے ہیں اس رقم سے تو کئی کھلونے خریدے جا سکتے تھے۔ میں رنج سے رونے لگا میرا رنج میری خوشی سے زیادہ تھا۔ اس واقعہ نے میرے دل پر دیرپا اثر قائم کیا۔ چنانچہ جب میں بڑا ہو کر عملی زندگی میں داخل ہوا تو پتہ چلا کہ دنیا ایسے بے وقوفوں سے بھری پڑی ہے جو سیٹی کی قیمت سے زیادہ رقم خرچ کر ڈالتے ہیں۔ میں نے جب بھی کوئی ایسا شخص دیکھا جس نے نفیس لباس، قیمتی سامان اور کروفر کے لئے قرض لیا ہو اور قرض خواہوں نے اسے جیل میں بھیج دیا ہو تو مجھے خیال ہوا کہ افسوس اس شخص نے سیٹی کی کتنی زیادہ قیمت دی ہے۔ انسانی تکالیف کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے۔ کہ لوگ چیز کی قیمت لگانے میں غلطی کرتے ہیں اور سیٹی کے لئے مناسب قیمت سے زیادہ قیمت دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"بسا اوقات انسان اپنی غلط کاریوں سے چیزوں میں اپنی اس خوشحالی کو طلب کرتا ہے کہ جن سے آخرکار تکلیف اور ناخوشی اور بھی بڑھتی ہے چنانچہ اکثر لوگ دنیا کی نفسانی عیاشیوں میں شہوات نفسانیہ کا شغل رکھ کر انجام کار طرح طرح کی مہلک امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور آخرکار سکتہ، فالج رعشہ اور کزاز اور انتڑیوں یا جگر کے پھوڑوں میں مبتلا ہو کر اور یا آتشک اور سوزاک کی قابلِ شرم مرض سے اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بباعث اس کے کہ ان کی قوتیں قبل از وقت تحلیل ہو جاتی ہیں اس لئے وہ طبعی عمر سے بھی بے نصیب رہتے ہیں اور انجام کار ان کو اس بات کا پتہ لگ جاتا ہے کہ جن چیزوں کو انہوں نے اپنی خوشحالی کا ذریعہ سمجھا تھا دراصل وہی چیزیں ان کی ہلاکت کا موجب تھیں اور بعض لوگ دنیوی عزت اور ناموس کے بڑھانے اور مراتب و مناصب کی طلب میں اپنی خوشحالی دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کے اصل مطلب سے ناآشنا رہتے ہیں لیکن آخر کار وہ بھی حسرت سے مرتے ہیں اور بعض اسی خواہش سے دنیا کا مال اکٹھا کرتے رہتے ہیں کہ شاید اسی میں خوشحالی پیدا ہو۔ مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے اندوختہ کو چھوڑ کر بڑے درد اور دکھ کے ساتھ اور بڑی تلخیوں کے ساتھ موت کا پیالہ پیتے ہیں۔ پس طالب حق کے لئے جو قابل غور سوال ہے وہ یہی سوال ہے کہ سچی خوشحالی کیونکر حاصل ہو۔ جو دائمی مسرت اور خوشی کا موجب ہو۔ اور درحقیقت سچے مذہب کی یہی نشانی ہے۔ کہ وہ اس خوشحالی تک پہنچا دے۔ سو ہم قرآن شریف کی ہدایت سے اس دقیق در دقیق نکتہ تک پہنچتے ہیں کہ وہ ابدی خوشحالی خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت اور پھر اس یگانہ کی پاک اور کامل اور ذاتی محبت اور کامل ایمان میں ہے جو دل میں عاشقانہ بے قراری پیدا کر دے یہ چند لفظ کہنے کو تو تھوڑے ہیں لیکن ان کی کیفیت بیان کرنے کے لئے ایک دفتر بھی متحمل نہیں ہو سکتا۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۳۳ و ۳۴)

اب بھی وقت نہیں گزرا۔ انسان کو اپنی حالت زار بدلنی ہوگی اور بے جا خواہشات اور لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے احتراز کرنا ہوگا۔ کیونکہ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ۔

"لمبی لمبی امیدیں باندھنے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ وہ خدا کی عطا کردہ موجودہ نعمتوں کی خوشی کو دور کرتی ہے اور تمہاری نظروں میں ان کو حقیر بنا دیتی ہے،، اس لئے انسان اگر دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائے تو اسے کبھی تکالیف و مصائب کا سامنا نہ کرنا پڑے اور نہ دولت کو دل میں جگہ دے کیونکہ دولت سے محبت کرنے والا ہر جائز اور ناجائز وسیلہ اختیار کر کے دولت پانے کی کوشش کرتا ہے اور بالآخر خدا کے عتاب کا نشانہ بنتا ہے۔

خوب یاد رہے! جس دولت و زر کے لئے انسان مصائب برداشت کرتا ہے وہ اس کے کسی کام کی نہیں۔ روز آخرت میں انسان کو اکٹھی کی ہوئی دولت کوئی فائدہ نہیں بخشتی۔ بلکہ یہ دنیا میں بھی انسان کو مصیبت میں گرفتار رکھتی ہے اور آخرت میں بھی نفع بخش نہیں۔ صرف اعمال صالحہ ہی ایسی قیمتی چیز ہے جو انسان کو حشر کے دن فلاح سے ہمکنار کرے گی۔

ایک مرتبہ رسول پاکؐ نے ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص کے تین دوست تھے جب وہ مرنے لگا تو ایک کو بلا کر پوچھا کہ اس مشکل وقت میں تم میری کیا مدد کر سکتے ہو۔ اس نے کہا میں عمر بھر آپ کی خدمت کرتا رہا اب بے بس ہوں اور موت کو کسی طرح نہیں روک سکتا۔ پھر دوسرے کو طلب کیا۔ وہ بولا میں اس مشکل وقت میں صرف اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ مرنے کے بعد آپ کو نہلاؤں نیا کفن پہناؤں۔ خوشبو میں بساؤں جنازہ اٹھاؤں اور کسی عمدہ جگہ قبر کھدواؤں اور بعد از دفن قبر پر پھول چڑھا کر واپس آجاؤں تیسرے کو بلایا۔ تو وہ کہنے لگا آپ فکر نہ کریں میں موت کے بعد بھی آپ کا ساتھ دوں گا قبر میں آپ کے ہمراہ جاؤں گا اور جب قیامت کے روز آپ قبر سے نکلیں گے تو میں آپ کے ساتھ ہوں گا۔

پہلے دوست کا نام مال۔ دوسرے کا عیال اور تیسرے کا اعمال ہے۔

آئیے آج سے عہد کریں کہ ہمارا قول و فعل خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہو گا۔ ہم جو محمد عربیؐ کے اُمتی ہونے کے دعویدار ہیں اور دنیا کی نظریں ہم پر لگی ہوئی ہیں دنیا نے ہم سے زیادہ توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ جنہیں زبانی طور پر نہیں بلکہ عملاً پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہیئے۔

آئیے آج خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عہد کریں کہ ہماری زندگی کا مقصد نیکی و تقویٰ کو فروغ دینا اور اشاعت دین ہوگا ہم دنیا کی محبت کو آگ اور قلب کو پانی سمجھ کر ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ جس طرح آگ اور پانی اکٹھے نہیں رہ سکتے اسی طرح ہمارے دل دنیا کی خواہش اور ہر فاسد نیت سے دور اور پاک رہیں۔ ورنہ اس کے برعکس دنیا کی محبت کی آگ انسانی قلوب کو مردہ بنا دیتی ہے۔

ہم احمدی ہیں۔ ہم نے وقت کے مامور و سیدنا حضرت اقدس کو مانا ہے۔ جنہوں نے فرمایا:۔

"خوش قسمت وہ نہیں جس کو دنیا کی دولت ملے۔ اور اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح پر حاصل کرے گا۔"

خدا تعالیٰ ہم سب پر اپنا خاص فضل اور کرم کرے اور دنیا کی آفتوں اور شیطانی حملوں سے بچاتا رہے۔ آمین

ملازمت پیشہ احباب کیلئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ایک نصیحت

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب (انجینئر) حال لاہور

حضرت شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی نے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرنے کے بعد حضور سے بطور وظیفہ کچھ پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضور نے فرمایا۔

"آپ کی ملازمت بھی نازک ہے اور ذمہ داری کی ہے بس نماز کو سنوار کر وقت پر ادا کرنا اور اتباع سنت اور چلتے پھرتے درود شریف اور استغفار پڑھیئے۔"

شیخ کرم الٰہی صاحب بیان کرتے ہیں کہ

حضور نے وقت فرصت قرآن مجید کی سمجھ کر تلاوت کو بھی کافی فرمایا۔

شیخ صاحب کا بیان ہے کہ

خاکسار کے مکرر اصرار پر ہر نماز فرض کے بعد اسی نشست میں گیارہ دفعہ لاحول ولا قوۃ ..... الخ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

(بحوالہ شمائل احمدؐ)

اس بارہ میں حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

"بعض لوگ حضرت اقدس سے بیعت کرنے کے بعد سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ وغیرہ کا ارشاد فرمائیں اس کا جواب حضرت اقدس ..... اکثر یوں فرمایا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں نیز آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔ سورۃ فاتحہ پڑھا کریں اور درود شریف پر مداومت کریں۔ لاحول اور سبحان اللہ پر مواظبت کریں اور فرماتے تھے ہمارے وظائف تو یہی ہیں،،

(بحوالہ شمائل احمدؐ)

آج کل جب کہ ایک طرف صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کا دوسرا نصف شروع ہو چکا ہے جس کے لئے امام وقت نے سورۃ فاتحہ۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار اور دیگر دعائیں کرنے کا ایک عظیم روحانی پروگرام جماعت کو دیا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف اجتماعات اور جلسہ سالانہ قریب آرہے ہیں جن کی کامیابی کے لئے امام وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے اور کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنے کی طرف جماعت کو متوجہ کیا ہے حضرت اقدس ..... کی مندرجہ بالا نصائح سے حضرت امام وقت کی تحریکات کی اہمیت و افادیت بڑھ جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین۔

صنعتی و معلوماتی نمائش

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ (منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء) کے موقعہ پر ایک صنعتی و معلوماتی نمائش لگائی جا رہی ہے۔ خدام سے التماس ہے کہ نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے خوبصورت اشیاء ماڈل وغیرہ بنا کر بھجوائیں۔

(منتظم صنعتی نمائش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا

قسط نمبر ۴

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا

حقیقت حال پر پردہ ڈالنا اس قدر کہنا ضروری ہے کہ عرب زیمبیا سے پہلے مشرقی افریقہ کے ساحل کے ساحل پر آئے تھے اور انہوں نے مشرقی افریقہ میں اسلام پھیلایا۔ بعد میں برطانوی عیسائیت نواز حکومت عملی نے ان کو افریقہ میں آنے سے روک دیا۔ اگر وہ ایسی ہی بھیانک یادیں اپنے پیچھے چھوڑ آئے تھے جن کا عیسائی دعوٰی کرتے ہیں اور جن کا ذکر انہوں نے وہاں کے سکولوں کی کتابوں میں کیا ہے تو عربوں کے چلے جانے کے بعد افریقن اسلام کو فوراً اور کلیۃً خیرباد کہہ دیتے۔ اور اپنے پرانے مذہب پر واپس آجاتے یا عیسائیت قبول کر لیتے لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس۔

عربوں کے خلاف بھرپور پراپیگنڈا کے ذریعہ پورا زور لگا چکنے کے باوجود بھی وہ عملاً کسی افریقن مسلمان کو اسلام چھوڑنے پر تیار نہ کر سکے۔ یہ کام انہوں نے ان سکولوں۔ ہسپتالوں اور ملازمتوں کے ذریعہ کیا جو کلیۃً عیسائی پادریوں کی تحویل میں تھے اور جو انہوں نے افریقنوں کے پیسے اور دولت سے ہی قائم کئے تھے۔ ان کے ذریعہ انہوں نے افریقنوں اور مسلمان بچوں کو بالجبر عیسائی بنایا۔

مسلمان بچوں کو اسکول داخل کرتے ہی ان کے اسلامی نام عیسائی ناموں سے تبدیل کر دیئے جاتے جو والدین اس پر راضی نہ ہوتے ان کو اپنے بچے واپس گھروں کو لیجانے پڑتے اور وہ مجبوراً ان پڑھ مزدور اور بھکاری بن کر جوان ہوئے۔ سکولوں میں مسلمان بچوں کو زبردستی عیسائیت کی تعلیم دی جاتی۔ اور سکولوں کی کتابوں کے ذریعہ ان کو اسلام سے متنفر کیا جاتا۔ جن بچوں کو مسلمان والدین نے گھر پر اسلام کی تعلیم دی اور تعلیم سے فراغت کے بعد ان کو دوبارہ اسلامی ناموں سے پکارا، ان ناموں کے لئے با اختیار عیسائیوں نے ملازمت کے دروازے بند کر دیئے اور یوں ان کو سکولوں والے عیسائی ناموں سے ملازمت حاصل کرنے پر مجبور کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عملاً ملک کے تقریباً تمام پڑھے لکھے لوگ عیسائی اور تقریباً تمام ان پڑھ مسلمان نظر آنے لگے۔ اور عیسائیوں نے یوں پراپیگنڈا کیا کہ دیکھو لو ملک مسلمان سب جاہل بے کار اور فنون سے بے بہرہ ہیں جبکہ پڑھے لکھے اور ماہرین سب عیسائی ہیں اور یوں انہوں نے عملاً جہالت کو اسلام سے وابستہ کر دیا اور تعلیم کو عیسائیت سے اور کہا کہ دراصل اسلام کو تعلیم اور انسانی ترقی سے کوئی واسطہ نہیں اور عیسائی کا مطلب تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ ہونا ہے۔

یہی حال زیمبیا میں ہوا کہ جو بڑی عمر کے لوگ اسلام قبول کر چکے تھے وہ پکے مسلمان رہے اور کسی نے بھی (سوائے حالات کی مجبوری کے) اسلام ترک کر کے عیسائیت قبول نہ کی۔ گویا عیسائی پراپیگنڈا کے مطابق انہوں نے زبان حال سے یوں کہا کہ ہمارے لئے وہ عرب ہی اچھے تھے جنہوں نے ہمارے بڑوں کو قتل کیا اور ہمارے بیوی بچوں کو زنجیروں میں جکڑ کر اور کوڑے مار کر اور بھوکے رکھ کر ان کو تجارتی مال کے طور پر اپنے وطنوں میں لے جا کر بیچ دیا اور یہ عیسائی پادری اس لئے خراب ہیں کہ انہوں نے آرام اور آسائش کے سامان دیئے اور آپس میں محبت کا سبق دیا۔

البتہ عیسائی پادری اسکولوں اور ملازمتوں کے ذریعہ مسلمان بچوں کو بزور عیسائی بنانے میں اور سکول کی کتابوں کے ذریعہ اسلام سے متنفر کرنے اور قرآن اور اسلام کی تعلیم کو ان سے اخفاء میں ضرور کامیاب ہو گئے۔

اب سابقہ تسلسل میں ملک کے عام کوائف کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

سرزمین زیمبیا کے ابتدائی ایام

زیمبیا کی باقاعدہ ضبط تحریر میں آنے والی تاریخ کا آغاز آج سے صرف ۸۰ یا ۹۰ سال پہلے سے ہوتا ہے۔ یہ آغاز ۱۸۹۰ میں جنوبی افریقہ سے آنیوالی پولیس نے کیا جنہوں نے پہلی مرتبہ یہاں مستقل قیام اختیار کیا۔

اس سے پہلے ایک یورپین سیاح (De-Lacerda) نے ۱۷۹۸ میں اپنی تحقیقات کا ماحصل مختصر تحریرات میں چھوڑا۔ اس کے بعد ایک عیسائی مناد اور سیاح ۱۸۵۱ میں یہاں آیا اور مختصر قیام کے بعد جنوب کی طرف چلا گیا اور پھر ۱۸۷۳ میں یہاں واپس آیا اور اپنے سفر کے حالات لکھتے ہوئے یہاں کے باشندوں کی بود و باش اور رسم و رواج سے متعلق معلومات کا تذکرہ بھی کیا۔

آثار قدیمہ

اس کے بعد آثار قدیمہ کے بعض محققین نے اس خطہ کی جو تاریخ مرتب کی اس میں سے بعض کوائف کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

سب سے پہلے زیمبیا کی زمین میں دھاتوں وغیرہ کی تلاش کے دوران جو مختلف مقامات پر کھدائیاں کی گئیں۔ ان میں وکٹوریہ فال (VICTORIA FALL) کے گرد کے علاقہ سے پتھر کے زمانہ میں استعمال ہونے والے بعض پتھر کے آلات ملے۔

۱۹۲۱ میں Kabwe Mines کی کان کنی کے دوران Broken Hill کے مقام پر ایک انسان کی کھوپڑی اور جسم کی باقی ہڈیاں دستیاب ہوئیں۔ ان سب کو ملا کر ایک ہزارہا سال پرانا انسانی ڈھانچہ "BONE MAN" تیار کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں کے ابتدائی انسان کا قد تقریباً ۴ فٹ تھا۔ اس کی پیشانی تقریباً ناپید تھی آنکھوں کے نیچے بھاری بھرکم ہڈیاں آگے کو بڑھی ہوئی تھیں۔ منہ کا دہانہ بہت کشادہ تھا اور گردن بہت موٹی اور لمبائی میں بہت چھوٹی تھی۔ وکٹوریا فال کے پاس ایک چھوٹے سے عجائب گھر میں "STONE AGE MAN" کا یہ ڈھانچہ جو ایک کھڑے انسان کی صورت میں نصب شدہ ہے اب بھی کثرت سے لوگ جا کر دیکھتے ہیں۔

آثار قدیمہ کی تلاش میں سب سے پہلے کھدائی کا کام F.B. MACRAE نے زیمبیا کے وسطی MUMBWA صوبہ میں ۱۹۲۵ میں کیا اور یہاں بعض غاریں دریافت کیں جن کو MUMBWA CAVES کہتے ہیں۔ اس کے بعد ۱۹۲۹ میں ایک اٹلی کے کمانڈر A-GATTI نے ایسی ہی کھدائی کی مہم کے دوران بعض اور آثار قدیمہ دریافت کئے۔

ان سے یہاں کی تاریخ مرتب کرنے والوں نے پتھر کے زمانہ کے بعد اس خطہ میں داخل ہونے والے نسبتاً مہذب لوگوں کو BUSH MEN (یعنی جنگلی انسان) کا نام دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان کا قد ۵ فٹ سے زائد نہ تھا۔ ان کی جلد زرد رنگ کی اور جھریوں والی تھی اور سر پر صرف چند بال تھے یہ کوئی کپڑا نہ پہنتے تھے جب ان کو سردی محسوس ہوتی تو جانوروں کی کھالوں سے اپنے جسموں کو مکمل طور پر ڈھانپ لیتے۔ ان کی خوراک جنگلی جانوروں کا گوشت بعض درختوں کی جڑیں اور گول گٹھلی دار جنگلی پھل تھے۔ یہ بعض چیزیں پکانے اور گرمی حاصل کرنے کے لئے پتھروں اور لکڑیوں کی رگڑ سے چنگاری پیدا کر کے اس سے تیل والی لکڑی جلاتے تھے۔ شتر مرغ کے انڈوں میں پینے کے لئے پانی جمع کرتے تھے لیکن رہنے کیلئے کسی قسم کا گھر یا جھونپڑی نہیں بناتے تھے۔ یا تو درختوں کی گھنی شاخوں میں یا چٹانوں کے نیچے یا غاروں میں دھوپ اور بارش سے بچاؤ حاصل کرتے تھے۔

انہوں نے غاروں کی دیواروں پر مختلف رنگوں میں بنائی ہوئی ہاتھ کی تصویریں چھوڑی ہیں۔ یہ رنگ سرخ۔ زرد سیاہ۔ سفید اور بھورے رنگ کی مٹی کو جانوروں کی چربی میں گوندھ کر تیار کرتے تھے۔ ان میں اکثر تصاویر غاروں میں زمین کی سطح سے ۱۲ فٹ کی بلندی پر بنی ہوئی ہیں۔ ان میں اکثر شکار کرنے والوں جنگ لڑنے والوں اور ناچنے والوں کی تصویریں ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں تیر۔ کمانیں۔ نیزے اور برچھیوں کی قسم کے آلات دکھائے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی زندگی شکار جنگ اور ناچ وغیرہ میں گذرتی تھی۔

ان کی زبان میں سیٹیاں۔ ٹکٹک کی اور لکڑیوں۔ پتھروں اور ہڈیوں کے ٹوٹنے کی آوازیں پیدا ہوتی تھیں۔ اور ان کے ناچ اور گانوں میں جانوروں کی سی آوازیں اور حرکات شامل تھیں۔

آج سے تقریباً تین ہزار سال قبل تک صرف یہی نسل اس خطہ میں موجود تھی۔

یہ لوگ ایک سے دوسرے مقام کی طرف نقل مکانی کرتے رہتے تھے۔ جب ان کو اس خطہ میں خوراک اور دوسری ضروریات زندگی کی کمی محسوس ہوئی تو یہ جنوب کی طرف منتقل ہونے لگے اور آہستہ آہستہ یہاں سے تقریباً غائب ہو گئے۔ اس نسل کے چند لوگ اب بھی جنوبی افریقہ کے بعض جنگلات میں پائے جاتے ہیں

لوہے کے زمانہ کی نسل

BUSH MEN جب جنوب کی طرف جا رہے تھے تو ایک اور نسل شمال کی طرف سے اس خطہ میں داخل ہوئی۔ ان کو تاریخ دان ہاٹن ٹوٹس (HOTTEN TOTS) کہتے ہیں۔ انہوں نے بھی جنوب کی طرف جاتے ہوئے یہاں عارضی قیام کیا اور یہاں زیادہ عرصہ نہ رہے۔

اپنی وجہ قطع میں یہ BUSH MEN سے کافی ملتے جلتے تھے لیکن انہوں نے جو آثار چھوڑے ہیں ان میں لوہے کے آلات بھی ملتے ہیں۔ ان کے پتھر یا لکڑی کے آلات کے سروں میں لوہے کے چھوٹے چھوٹے پھل پیوست تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے ہی یہاں بھیڑ بکریوں اور دیگر چوپایوں کی گلہ بانی شروع کی۔ اور انہوں نے ہی یہاں سب سے

کیا آپ
چندہ عام، حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں
؟

پہلے محدود پیمانہ پر کاشت کا کام شروع کیا۔ دودھ اور دہی ان کی مرغوب خوراک تھی جسے وہ کالی مٹی کے برتنوں میں جمع کرتے تھے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ یہاں کی ٹسی ٹسی فلائی۔ TSE - TSE (TSE FLY) نے ہی ان کو یہ خطہ چھوڑ کر جنوب کی طرف سفر کرنے پر مجبور کیا۔

بانتو نسل (BANTU RACE)

یہ لوگ شمالی افریقہ سے تقریباً ۲۰۰ قبل مسیح میں یہاں آئے۔ اور جلد ہی اس خطۂ زمین میں پھیل گئے۔ یہ سب ایک ہی زبان بولتے تھے۔ یہ زبان بھی "بانتو" کہلاتی تھی۔ "بانتو" کے معنی "لوگ" ہیں۔ انہیں جانور پالنے کا بہت شوق تھا۔ ان کے بہت سے قبائل تھے۔ جس قبیلہ کے پاس سب سے زیادہ پالتو جانور ہوتے وہ سب سے طاقتور سمجھا جاتا تھا۔ طاقتور قبائل کمزور قبائل کے جانور چھین کر بھی لے جاتے تھے۔

ہر قبیلہ پر ایک چیف حکومت کرتا تھا۔ جو نظم و نسق قائم رکھتا اور رعایا کی غلطیوں پر ان کو جرمانے کرتا تھا۔ یہ جرمانہ بھی پالتو جانور کی صورت میں ادا کیا جاتا تھا۔

جانوروں کا گوبر بطور سیمنٹ مٹی میں ملا کر مکانوں کی تعمیر میں استعمال کیا جاتا۔ اس کو سکھا کر ایندھن کے طور پر اور سردیوں میں آگ تاپنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ مذہبی تہواروں میں جانوروں کی قربانی دی جاتی تھی۔

جب ایک جگہ چراگاہوں میں سبزہ کی کمی ہوتی تو وہ کسی دوسری سرسبز جگہ پر جا کر ڈیرے ڈال دیتے۔ اور اگر یہاں پہلے ہی کوئی کمزور قبیلہ موجود ہوتا تو اس کو وہاں سے بزور نکال دیتے یا ان کو پکڑ کر غلام بنا لیتے اور ان سے مزدوری کا کام لیتے۔

ان میں سے بھی بہت سے جنوب کی طرف نکل کر بچوانا لینڈ وغیرہ علاقوں میں جنوبی افریقہ کی طرف پھیلتے گئے۔ لیکن چونکہ اس نسل کے لوگ یہاں ایک عرصہ دراز تک پھولتے پھلتے رہے اور ان کی تعداد دن بدن بڑھتی گئی لہذا ان میں نمایاں کمی واقع نہ ہوئی۔

زیمبیا کی موجودہ زبانیں بانتو زبان سے ہی ماخوذ ہیں۔ اگر ان سے ایشین اور یورپی زبانوں کی ملاوٹ الگ کر دی جائے تو باقی الفاظ بانتو زبان کے ہی رہ جاتے ہیں۔

بیرونی ممالک سے آنیوالے تاجر

سب سے پہلے اس سرزمین میں عرب تاجر آئے عربوں کی جہاز نما کشتیاں عیسائیت کے دور سے بہت پہلے سے افریقہ کے مشرقی ساحل پر آتی رہیں یہ لوگ وسطی افریقہ میں بھی پہنچے۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے یہاں کے لوگوں کا تجارتی درآمد و برآمد کے ذریعہ عرب اور ایشین ممالک سے رابطہ قائم کیا۔ یہی سب سے پہلے یہاں ہندوستان کا کپڑا۔ چھڑیاں۔ کلہاڑیاں جواہرات۔ شیشہ۔ چٹائیاں اور مصالحجات وغیرہ لائے۔ اس کے علاوہ یہ بہت سے اناج سبزیوں اور پھلوں وغیرہ کے بیج اور زرعی آلات لائے اور یہاں کے باشندوں کو شجرکاری کے طریق سے آشنا کیا۔

یورپی تاجر

عربوں کے اخلاء سے پہلے بھی اور بعد میں بھی یورپی تاجر اس ملک میں کثیر تعداد میں آتے رہے۔ وسیع پیمانہ پر برطانوی تجارت کو مستحکم کرنے کے لئے سب سے پہلے یہاں

برٹش ساؤتھ افریقہ کمپنی

قائم ہوئی اور پھر اس کمپنی نے شہنشاہ برطانیہ کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اس خطہ کو دولتِ برطانیہ کا حصہ بنا کر یہاں برطانوی حکومت قائم کرے۔ اس خطۂ زمین میں بھی مغربی اور جنوبی افریقہ کی طرح طاقتور قبائل کمزور قبائل کے لوگوں کو پکڑ کر یورپی تاجروں کے پاس بیچ دیتے جو ان کو مغربی افریقہ کے جنوبی اور مشرقی ساحل پر واقع SLAVE COAST، گولڈ کوسٹ کیپ کوسٹ اور فری ٹاؤن جیسی بندرگاہوں سے جہازوں میں بھر کر یورپ اور امریکہ میں بطور تجارتی مال کے بیچ دیتے۔ یورپ اور امریکہ کی صنعتی ترقی کا آغاز انہی غلاموں کا مرہون منت ہے

LADY SOUTHREN نے اپنی کتاب "THE GAMBIA" کے صفحہ ۵۰ پر لکھا ہے (بحوالہ "اسلام ان افریقہ" از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صـ۵) (ترجمہ)

"سب سے پہلے شہزادہ ہنری (PRINCE HENRY) کے بھیجے ہوئے لوگ افریقہ سے یورپ میں غلام لائے۔ سب سے پہلے مراکش سے اور پھر مغربی افریقہ سے۔ غلاموں کی سب سے پہلی کھیپ کو پوپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس نے اپنی مہر لگا کر ان غلاموں کی تجارت کی اجازت دی اور کہا کہ یہ ان کی روحوں کی نجات کا ذریعہ ہے۔"

اسی طرح GEORGINA A. GOODLOCK نے اپنی کتاب 'SONS OF AFRICA' کے ۱۹۲۸ ایڈیشن کے صفحہ ۲۶ پر لکھا ہے (بحوالہ اسلام ان افریقہ از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صـ۵) ترجمہ۔

"انگریزوں نے غلاموں کی تجارت ۱۵۶۲ میں شروع کی جب کیپٹن ہاکنز نے تین مال بردار جہاز بھر کر ویسٹ انڈیز بھیجے ..... اس کے بعد ملکہ الزبتھ نے خود اپنا جہاز ہاکنز کو دیا (کہ اسے بھی بھر کے لائے) اور اس کو ایک شاہی فوجی نشان عطا کیا اس پر ایک افریقن کی تصویر بھی جس کو بیڑیاں پہنائی ہوئی تھیں۔ ملکہ کے اس جہاز کا نام JESUS رکھا گیا تھا"

آئندہ کی اقساط میں زیمبیا میں ہمارے مشن کے قیام کے بارے میں مختصر کوائف پیش کئے جائیں گے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع نمبر

ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع نمبر جو دو ماہ تبوک و اخاء / ستمبر و اکتوبر کا اکٹھا پرچہ ہے شائع ہو چکا ہے اور مورخہ ۶۰/۸۱ / ۱۰ / ۷ بذریعہ ڈاک خریداران کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ ۹۶ صفحات کا یہ ماہنامہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجیب خدا کے حضور دست بدعا والے فوٹو سے مزین ہے اور حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔

۱۔ اداریہ ۲۔ ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۔ دینی معلومات ۴۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا انصار اللہ سے خطاب ۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمام دنیا کے نجات دہندہ ہیں ۶۔ عباد الرحمٰن کے اوصاف ۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال ۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردیٔ مخلوق ۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تربیت ۱۰۔ عاجزی و انکساری ۱۱۔ اصحاب دورِ آخر (نظم) ۱۲۔ سیرت صحابہ (صبر و استقامت) ۱۳۔ سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب ۱۴۔ درود شریف کی برکات ۱۵۔ بدظنی کے نقصانات ۱۶۔ ضمیمہ

جن اصحاب نے ابھی تک اس ماہنامہ کی خریداری قبول نہیں فرمائی وہ صرف پندرہ روپے بھجوا کر سال بھر کے لئے خریدار بن سکتے ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ٹکٹ داخلہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ سنہ ۱۹۸۱ء

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر بیرون ربوہ سے تشریف لانے والے خدام اور زائرین اپنے ٹکٹ بنوانے کیلئے مورخہ ۲۲ اکتوبر بروز جمعرات صبح سات بجے دارالضیافت میں تشریف لائیں۔ دفتر بیرون کی ایک شاخ جمعہ کے روز دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک دارالضیافت میں کام کرے گی۔ مرکزی دفتر بیرون جمعرات کی شام سے مقام اجتماع میں کھل جائے گا۔ اس سے قبل اگر کوئی دوست ٹکٹ بنوانا چاہیں تو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لائیں۔

قائدین مجالس بروقت تشریف لائیں تا خدام کے کوائف فارم پر تصدیق کر سکیں۔ ٹکٹ کے حصول کے لئے قائد مجلس کی تصدیق ضروری ہے۔ کوائف فارم موقع پر مہیا کئے جائیں گے۔

(منتظم بیرون خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہانہ مطالعہ

ماہ اکتوبر کے مطالعہ کے لئے کتاب "آئینہ کمالات اسلام" مقرر کی گئی ہے خدام بھائی مطالعہ فرمائیں

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

• میرے والد راجہ عبد الحمید صاحب نے ۱۱ کھاریاں چھاؤنی سے ہرنیا کا اپریشن کروایا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(روبینہ حمید ۱۸۲ A ریلوے کالونی جہلم)

• میری لڑکی راشدہ پروین کوثر جو اعصابی کمزوری دل کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہو گئی تھی اس کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اب بہتر ہے نیز میرے ایک عزیز رشتہ دار چوہدری رفیق احمد آف فتو کے ضلع سیالکوٹ انتڑیوں میں سوزش کی وجہ سے بہت بیمار ہیں احباب جماعت سے ہر دو مریضوں کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مقبول احمد بھٹی باب الابواب ربوہ)

• بزرگان و احباب جماعت جماعت احمدیہ احمد آباد جنوبی کے درج ذیل افراد کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ ۱۔ حاجی جیون احمدی ۲۔ ملک محمد امیر مجوکہ ۳۔ بشیر احمد مجوکہ ۴۔ عزیزم طارق احمد عمر مجوکہ ۵۔ رفیع احمد مجوکہ

(عثمان بن عمر مجوکہ احمد آباد جنوبی ضلع سرگودھا)

• میری بھتیجی عزیزہ خالدہ صدف نوری دختر سلیم اختر صاحب نیازی تین ہفتہ سے بیمار ہے۔ جگر نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا مگر اب افاقہ ہے ۱۰۲ بخار رہتا ہے کمزوری بھی بہت ہے صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

(فوزیہ بحرین خان مغلپورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصار اللہ اور

حضور ایدہ اللہ کی ایک خواہش

مجلس انصار اللہ کا ۲۴ واں سالانہ اجتماع اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ مورخہ ۳۰-۳۱ اخاء (اکتوبر) ویکم نبوت (نومبر) ۱۳۶۰ ہش (۱۹۸۱ء) کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

انصار اللہ کے اس سالانہ اجتماع کی افادیت اور اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

(۱) "میری خواہش ہے کہ پاکستان میں مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اپنے اپنے اجتماع میں شامل نہ ہو۔"

(۲) "میرے دل میں خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ خدام اور انصار کے اجتماعات میں ان کی تمام مجالس شرکت کریں ۔۔ چاہے ایک مجلس سے ایک ہی نمائندہ کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء)

تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء سے امید رکھتا ہوں کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے احترام میں سالانہ اجتماع میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی کے حصول میں کسی روک کو درخور اعتناء نہ سمجھیں گے اور امسال پاکستان بھر میں ایک بھی مجلس بغیر نمائندگی کے نہ رہے گی۔ انشاء اللہ!

اس سلسلہ میں اگر کسی مجلس کو مالی مشکلات محسوس ہوں تو ایسی مجالس کے بارہ میں فوری طور پر مرکز کو آگاہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(خاکسار۔ مرزا طاہر احمد۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

موصی اور تعلیم القرآن

"تیسری ذمہ داری آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے ڈالنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ

لجنہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ **۲۳، ۲۴ اور ۲۵** اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں ہر شہر، قصبہ یا گاؤں جہاں پر لجنہ کی تنظیم قائم ہے کی نمائندگی لازمی ہے۔

ہر ضلع کی صدر لجنہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرے اور انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کرے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

نوٹس نیلام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پرانا خزانہ بلڈنگ اندرون کچہری احاطہ کے ڈھانچہ کو گرانا اور ملبہ اٹھا کر جگہ کو خالی کرانا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء بوقت ½ ۱۱ بجے دن موقع پر حاضر ہو کر نیلامی میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔

شرائط نیلام مندرجہ ذیل ہوں گی۔

۱۔ دو نئے کمرے بمعہ ورانڈہ اور موجودہ خزانہ بلاک بولی میں شامل نہیں ہوں گے۔

۲۔ بولی دہندگان کو مبلغ آٹھ ہزار روپے نقد زر ضمانت موقع پر جمع کرانا ہوگی جو کہ بولی کے اختتام پر واپس کر دی جائے گی۔ کامیاب بولی دہندگان کی رقم بطور سیکورٹی محکمہ کے پاس اس وقت تک رہے گی جب تک ملبہ اٹھایا نہیں جائے گا۔

۳۔ کامیاب بولی دہندہ کو چوتھائی رقم بولی فوری طور پر اور بقایا رقم منظوری نیلام دفتر زیر دستخطی دو دن کے اندر جمع کرانی ہوگی۔ بصورت دیگر ایک چوتھائی جمع شدہ رقم ضبط کر لی جائیگی

۴۔ عمارت کو گرانا اور ملبہ اٹھانا پندرہ یوم کی مدت میں ختم کرنا ہوگا جس کی میعاد بولی کی منظوری کی تاریخ سے شروع ہوگی۔ بصورت دیگر جمع شدہ رقم بحق سرکار ضبط کر لی جائیگی اور اس کے خرچہ پر عمارت کو گرایا اور ملبہ کو اٹھایا جائے گا۔

۵۔ آفیسر مجاز کو بغیر وجہ بتلائے بولی منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

ایگزیکٹو انجینئر
پراونشل بلڈنگ ڈویژن
جھنگ

IP.L ۷۲۰۷

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر تقریری مقابلے

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقعہ پر انشاء اللہ العزیز امسال مندرجہ ذیل عنوانات پر تقریری مقابلہ ہوگا۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی۔

۲۔ حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن۔

۳۔ قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے عہد کی تحریکات

۴۔ تربیت اولاد

۵۔ برکات قدرت ثانیہ

ہر مقرر کو ۷ منٹ کا وقت دیا جا سکے گا۔ جو اراکین انصار اللہ حصہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے نام اپنی مجلس کے توسط سے ۳۰ ستمبر تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کو ارسال کر دیں اس کے بعد کوئی نام قبول نہیں کیا جائے گا۔ حصہ لینے والے اراکین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا عنوانات میں سے کسی ایک پر پوری تیاری کے ساتھ اظہار خیال فرمائیں گے۔ مقررین کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں مرکز کو انتخاب کا حق حاصل ہوگا۔

(قائد تعلیم۔ منتظم تقریری مقابلے)

سالانہ اجتماع اطفال پر

بلاکس کی تقسیم

۱۔ محمود بلاک:۔ ربوہ کی مجالس

۲۔ ناصر بلاک:۔ راولپنڈی ڈویژن، سرگودھا ڈویژن، آزاد کشمیر

۳۔ خالد بلاک:۔ لاہور ڈویژن، ملتان ڈویژن، آزاد کشمیر

۴۔ طارق بلاک:۔ صوبہ ہائے سندھ، سرحد و بلوچستان

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ربوہ الیون" ہاکی کلب کا افتتاح

"ربوہ الیون" ہاکی کلب ربوہ کا باقاعدہ افتتاح مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو عمل میں آیا۔ مہمانِ خصوصی جناب چوہدری ظفر کاہلوں صاحب صدر محلہ دارالصدر شمالی تھے۔ اس موقعہ پر ربوہ الیون اور لالیاں کلب کے مابین ایک دوستانہ میچ کھیلا گیا۔ کھیل کے شروع ہونے سے قبل مکرم چوہدری صاحب کا دونوں ٹیموں سے تعارف کروایا گیا۔ آپ نے اس موقعہ پر کھلاڑیوں کو نہایت زریں نصائح سے نوازا۔ خاص طور پر آپ نے ہر کام کے لیے وقت کی پابندی پر زور دیا اور ساتھ کے ساتھ دین کی طرف متوجہ رہنے کی تلقین کی۔ آپ نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ نمازوں سے کبھی غافل نہ ہوں اور باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں آپ نے دُعا کی کہ خدا کرے کہ آپ سب دین میں بھی اور دنیا میں بھی کامیاب و کامران ہوں۔

بعد ازاں دونوں ٹیموں نے ایک دوستانہ میچ کھیلا جس میں اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا گیا۔ ربوہ الیون نے لالیاں کلب کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے ہرا دیا۔ میچ میں ایمپائرنگ کے فرائض ربوہ الیون کلب کے کوالیفائڈ ایمپائرز قمر احمد عطاء اور امجد محمود صاحب نے ادا کئے۔

ربوہ الیون ہائی کلب نوجوان کھلاڑیوں پر مشتمل ہے اور صدر صاحب محلہ دارالصدر شمالی اس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ کھلاڑیوں کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ بشیر احمد کیپٹن۔ ۲۔ نعیم احمد۔ ۳۔ مدثر رافع۔ ۴۔ نثار احمد۔ ۵۔ نصر۔ ۶۔ اظفر بھٹی۔ ۷۔ اکرام۔ ۸۔ رفیق۔ ۹۔ اظہر۔ ۱۰۔ رشید۔ ۱۱۔ پرویز۔ ۱۲۔ زاہد۔ ۱۳۔ امجد۔ ۱۴۔ مرزا غلام قادر۔ ۱۵۔ اعجاز لطیف۔ ۱۶۔ راشد سعود۔ ۱۷۔ شعیب۔ ۱۸۔ نصیر سیال۔ ۱۹۔ رضوان۔ ۲۰۔ قمر۔

معیاری سامان کریانہ کے لئے آپ کی اپنی دکان

اشرف کریانہ سٹور

نیشنل ہائی وے۔
سکرنڈ ضلع نواب شاہ

بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔
— پروپرائیٹر —
محمد اشرف سکرنڈ

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوانِ محمود)
میں ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر ۸۱ء کو مطب میں حاضر ہوں گے
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینجر مشہور دواخانہ ربوہ

بقیہ:۔ احادیث نبویؐ

۶۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی سانس میں پانی نہ پیتے تھے بلکہ پینے میں تین دفعہ سانس لیتے تھے (بخاری)

۷۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح سارا پانی نہ پی جایا کرو بلکہ دو یا تین دفعہ سانس لے کر پیا کرو اور پینے سے پہلے اللہ کا نام لو اور پی چکو تو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو (ترمذی)

۸۔ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ برتن میں آدمی پھونک مارے۔ (بخاری)

۹۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچی لسی لائی گئی۔ اس وقت آپؐ کے دائیں طرف ایک گاؤں کا آدمی بیٹھا تھا اور بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے پی کر بچا ہوا اس گاؤں والے کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں طرف سے دَور چلنا چاہیئے۔ (بخاری)

نمایاں کامیابی

عزیزم یٰسین احمد ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب زعیم انصار اللہ چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر نے میٹرک کے امتحان سال ۱۹۸۱ء میں ۵۹۶/۸۵۰ نمبر لیکر گورنمنٹ ہائی سکول ڈاہرانوالہ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی عزیز موصوف کے لیے ہر لحاظ سے مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(نذیر احمد خادم چک ۱۸۴/GB ضلع بہاولنگر)

ولادت

یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء کو اللہ تعالیٰ نے عزیزم محمد اکرم سلمہٗ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام محمد عاصم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم میاں محمد رفیع ناصر پروپرائٹر ناصر دواخانہ ربوہ کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمادے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ نواسے کے پیدائش کی خوشی میں محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد رفیع ناصر صاحب نے -/۱۰۰ روپے تعمیر مساجد کے فنڈ میں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ (قاضی محمد یوسف واقفِ زندگی ربوہ)

برائے توجہ لجنات

جو لجنات کتاب "دورۂ مغرب" خریدنا چاہتی ہیں ان کے لئے تحریر ہے کہ اگر وہ یکصد کتب خریدیں گی تو انہیں -/۱۰ روپے فی کتاب رعایت ملے گی جب کہ انفرادی طور پر کتاب خریدنے پر قیمت -/۲۵ روپے ادا کرنی ہوگی۔ اس لئے لجنات رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ممبرات کے لئے مرکز سے کتب منگوا سکتی ہیں۔ آئندہ سال کے مطالعہ کیلئے بھی یہ کتاب نصاب میں رکھی گئی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۷ پر "دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنے والے احباب" کے عنوان کے زیر لجنہ اماء اللہ انگلستان کی طرف سے ایک دیگ کا عطیہ درج ہوا۔ جبکہ انہوں نے دو دیگ عطیہ میں دی ہیں احباب تصحیح فرمالیں۔

دمہ کے مریض شفایاب

استھما کورس (مع استھما کیور)	ASTHMA	COURSE	قیمت -/۴۰
زکام کے لئے کولڈ کیور	COLD	CURE	-/۱۵ "
نزلہ کے لئے کٹار کیور	CATARRH	CURE	-/۱۵ "
پرانی کھانسی کے لئے	COUGH	CURE	-/۱۵ "
ناک کی بندش کے لئے	NASAL	CURE	-/۱۵ "
گلوں کے لئے	TONSILS	CURE	-/۱۵ "

نیز چھینکوں، آواز کا بیٹھ جانا۔ گلے کی سوزش وغیرہ کی کیورز پر
ہمارا نام اور ٹریڈ مارک دیکھ کر خریدیں

۱۴۰ مزمن امراض کا لٹریچر مفت۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور — کراچی — ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴